الباب الثاني من الكتاب: في تفسير الجملة وأحكامها.

کتاب کا دوسرا باب: جملے کی تفسیر اور اس کے احکام کے بارے میں

الجملة إما اسمية أو فعلية أو ظرفية:

جملہ: اسمیہ ہوتا ہے یا فعلیہ یا ظرفیہ، پہلا وہ ہوتا ہے جو اسم سے شروع ہو، دوسرا وہ جو **فعل** سے شروع ہو، اور تیسرا وہ جو ظرف سے شروع ہو جیسے أعندك زيد؟ (کیا آپ کے پاس زید ہے؟) اگر زید کو عند کا فاعل بنایا جائے۔

وتنقسم إلى صغرى وكبرى:

جملہ کی اقسام صغری اور کبری ہیں: کبری وہ جملہ ہے جس کی خبر جملہ ہو، جیسے زيد قام أبوه، یا أبوه قائم (زید کا باپ کھڑا ہوا، یا اس کا باپ کھڑا ہے) اور صغری وہ جملہ ہے جو کبری کی خبر بنتا ہے۔ اور قام زيد (زید کھڑا ہوا) یا زيد قائم (زید کھڑا ہے) ایسے جملوں کو نہ صغری کہا جاتا ہے اور نہ کبری۔

وہ جملے جن کی اعراب میں کوئی جگہ نہیں ہوتی، یہ وہ جملے ہیں جو مفرد کی جگہ پر نہیں آتے:

الأولى: الجملة الابتدائية: پہلا جملہ: جملہ ابتدائیہ:

الثانية: المعترضة: **دوسرا جملہ:** کلام کو تقویت یا تحسین کا فائدہ دینے کے لیے دو چیزوں کے درمیان آنے والا جملہ، یا تو فعل اور اس کے مرفوع یا مفعول کے درمیان، یا مبتدا اور اس کی خبر کے درمیان، یا شرط اور اس کے جواب کے درمیان، یا موصوف اور اس کی صفت کے درمیان، یا موصول اور اس کے صلے کے درمیان، یا دو مضافوں (مضاف اور مضاف الیہ) کے درمیان، یا جار اور مجرور کے درمیان، یا فعل اور سوف، یا قد اور فعل کے درمیان، یا حرف نفی اور جس کی وہ نفی کر رہا ہوں اس کے درمیان۔

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

الثالثة:التفسيرية: تیسرا جملہ: تفسیریہ، یہ فضلہ ہے جو اپنے مابعد کی حقیقت واضح کرتا ہے،

And it is the excrement that reveals the truth of what follows

جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے {إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ} تو جملہ خلقه.. إلخ، لمثل آدم کی تفسیر ہے، کبھی اس کے ساتھ أن بھی ملا ہوا ہوتا ہے جیسے {أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ} یا أي ملا ہوتا ہے،

﴿اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭخَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ﴾ (3:59)

بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم (علیہ السلام) کی سی ہے اس کو مٹی سے بنایا پھر کہا ہو جا تو وہ ہو گیا

﴿فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا ﴾ (23:27)

تو ہم نے حضرت نوح کی طرف وحی بھیجی کہ ہماری نگرانی میں اور ہماری ہدایت کے مطابق ایک کشتی تیار کیجیے۔

مؤلف نے کہا ہے: میں نے الفضلہ کہہ کر ضمیر شان کی تفسیر کرنے والے جملے سے احتراز (محتاط رہنا) کیا ہے، کیونکہ وہ اس معنیٰ کی حقیقت کو واضح کرتا ہے جو مراد ہوتا ہے، اور اعراب میں اس کا محل بھی ہوتا ہے۔

الرابعة: المُجاب بها القسم: چوتھا جملہ: جس کے ساتھ قسم کا جواب دیا جائے، جیسے

{وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ، إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ}

﴿وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ (36:3)

قسم ہے قرآن حکیم کی کہ (اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!) یقیناً آپ رسولوں میں سے ہیں۔

الخامسة: الواقعة جوابا لشرط: پانچواں جملہ: وہ جملہ جو غیر جازم شرط کا جواب بنے یا جازم شرط کے جواب کے ساتھ فاء یا اذا فجائیہ نہ آیا ہو۔

إنْ تقُمْ أقمْ، وإن قمتَ قمتُ

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

السادسة: الواقعة صلة: چھٹا جملہ: اسم یا حرف کا صلہ بن کر آنے والا جملہ۔

نحو :أعجبني أن قمتَ، أو ما قمتَ إذا قلنا بحرفية ما المصدرية

مجھے پسند ہے کہ تم کھڑے ہو، یا تمھارا کھڑے ہونا۔ اگر ہم کہیں کہ ما مصدرية ہے۔

السابعة: التابعة: ساتواں جملہ: ایسی چیز (کلمہ یا جملہ) کا تابع جس کا اعراب میں کوئی محل نہ ہو۔

قام زيد ولم يقم عمرو زید اٹھا اور عمرو نہیں اٹھا۔

الجمل التي لها محل من الإعراب

وہ جملے جن کا اعراب میں محل ہوتا ہے

پہلا جملہ: جو خبر بن کر آیا ہو۔

دوسرا جملہ: جو حال بن کر آیا ہو۔

تیسرا جملہ: جو مفعول بن کر آیا ہو، اور جملہ مفعول بن کر تین مقامات پر آتا ہے:

پہلا: جسے قول یا اس کے مترادف سے بیان کیا گیا ہو۔

دوسرا: ظن کا باب، جہاں جملہ دوسرا مفعول بن کر آتا ہے۔

تیسرا: تعلیق (Explanatory comment added to a text) کے باب میں، یہ ظن کے باب سے خاص نہیں ہے بلکہ ہر قلبی فعل میں آجاتا ہے۔

چوتھا جملہ: جو اضافت کی وجہ سے مجرور آیا ہو، اور جملے کی طرف صرف آٹھ چیزیں مضاف ہوتی ہیں: اسماء زمان وہ ظروف ہوں یا اسماء، حيث، آية، ذو، لدن، ريث، قول اور قائل.

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

پانچواں جملہ: وہ جملہ جو جازم شرط کا جواب بن کر آیا ہو جب وہ فاء یا اذا سے ملا ہوا ہو۔

چھٹا جملہ: مفرد کا تابع، وہ نعت ہو، عطف ہو یا بدل۔

ساتواں جملہ: ایسے جملے کا تابع جس کا اعراب میں محل ہو۔

اور جن جملوں کا اعراب میں محل ہوتا ہے انہیں نحاۃ کے ذکر کرنے کی بناء پر سات تک محدود کیا گیا ہے، ورنہ در حقیقت یہ نو ہیں:

آٹھواں جملہ: مستثنیٰ جملہ، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَكَفَرَ}

﴿ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَّيْطِرٍ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ فيعذّبهُ اللّٰهُ ﴾ (88:22,23,24)

'آپ ان پر کوئی داروغہ نہیں ہیں۔' مگر جس نے منہ موڑا اور کفر کیا۔ تو اللہ اس کو بڑا عذاب دے گا

نوواں جملہ: مسند الیہ جملہ، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے {سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ} جب {سَوَاءٌ} کو خبر اور {أَأَنْذَرْتَهُمْ} کو مبتدا بنایا جائے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَاۗءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ (2:6)

یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا (یعنی وہ لوگ کہ جو کفر پر اڑ گئے) ان کے لیے برابر ہے کہ آپ انہیں انذار فرمائیں یا نہ فرمائیں' وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani